جاننے والوں کیلئے کتاب سے استفادہ کرنا دشوار ہوگیا ہے اور اس کی قرأت بھی محدود ہوگئی ہے
(۳) کتاب میں ایسی عبارتیں بھی ہیں جو عربی، اردو مخلوط ہیں اور قارئین کے لئے ان کی فہم مشکل ہے، مثلاً ''دس سال حضرت انس حاضر دربار رہے مگر کہتے ہیں فما سبنی قط ولا ضربنی۔'' (صفحہ ۲۸)
''ابو العطاء کی وفات کے بارے میں قدرے ''اشتباہ'' ہے۔ قال البغدادی مات عقب ایام المنصور، قال ابن شاکر توفی بعد الثمانین اوالمائة. دوسری روایت کو زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی'' (صفحہ ۵۴۲)
(۴) کتاب کی زبان اردو عربی ہے۔ اکثر مقام پر مشکل عربی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً تمثال نعلین کا تذکار، اضغاث احلام، رفث القول، تجاوز عن الحد، حظیرہ. معالم حسنه، عمومی غموض وغیرہ وغیرہ۔
(۵) کتاب میں ایسی ترکیبیں بھی ہیں جن سے ''شتر گربگی'' کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً ''خیالات پوتر'' ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کو حضور ﷺ کا ''ہم جولی'' کہا گیا ہے۔
ان الفاظ کے ساتھ اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں اور کسی لغزش قلم کے لئے عذر خواہ ہوں۔
نوٹ: یہ تبصرہ قارئین کی وسعت مطالعہ کیلئے خصوصی شمارہ کی مناسبت سے پیش کیا گیا ہے

کتاب کا نام : دعوت دینے کے شرعی اصول و ضوابط

مصنف : مفتی عظمت اللہ بنوی صاحب

ناشر : زیر طبع

مفتی عظمت اللہ بنوی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں صاحب علم اور متواضع شخصیت ہیں جس پہلو پر قلم اٹھاتے ہیں مدلل اور جامع انداز میں اس کا حق ادا کرتے ہیں
دعوت دینے کے شرعی اصول وضوابط کی یہ کتاب بہت مفید اور جامع ہے جس میں اصول دعوت اور اسلوب دعوت کے ساتھ داعی کے اوصاف وذمہ داریوں کو خوبصورتی کے ساتھ واضح کیا گیا ہے
عہد حاضر میں اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ ہم دشمن کے طریقہ واردات کو سمجھتے ہوئے دفاع اسلام اور فروغ اسلام کے لئے کوشاں ہوں
اور یہ کوشش انفرادی واجتماعی دونوں صورتوں میں آنی چاہئے اور اس کوشش میں عہد حاضر کے جدید اسلوب کو پیش نظر رکھنا چاہئے